Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۲۴ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ، ۶ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۶ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۷۴

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"حضرت اقدس خلوت کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اس بارہ میں فرمایا:۔
"اگر خدا تعالیٰ مجھے اختیار دے کہ خلوت اور جلوت میں سے تو کس کو پسند کرتا ہے، تو اس پاک ذات کی قسم ہے کہ میں خلوت کو اختیار کروں۔ مجھے تو کشاں کشاں میدانِ عالم میں اُسی نے نکالا ہے، جو لذّت مجھے خلوت میں آتی ہے۔ اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔ میں قریب ۲۵ سال تک خلوت میں بیٹھا رہا ہوں اور کبھی ایک لحظہ کے لئے بھی نہیں چاہا کہ دربارِ شہرت میں کرسی پر بیٹھوں۔ مجھے طبعًا اس سے کراہت ہے کہ لوگوں میں مل کر بیٹھوں مگر امرِ آمر سے مجبور ہوں۔ فرمایا: میں جو باہر بیٹھتا ہوں یا سیر کرنے جاتا ہوں اور لوگوں سے بات چیت کرتا ہوں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل کی بناء پر ہے۔"
(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۱۰ ، ۳۱۱)

اعمال اور اعتقادات کی بنیاد ہمیشہ خشیت اللہ پر ہونی چاہیئے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

"بڑا ہی احمق اور ظالم ہے وہ انسان جو بندگی کی عاجزانہ راہیں اختیار نہ کرے، خدا بننے کی کوشش کرے۔ ہمیں یہ فکر ہونی چاہیئے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اعلان کیا ہے حساب ہوگا ہر شخص کا، نہیں ہوگا تو کسی کے زور سے نہیں، مرضی سے بغیر حساب کے بھی بھیجتا ہے جنتوں میں۔ اس کا بھی ذکر آیا ہے لیکن اس کا فیصلہ اس نے کرنا ہے۔ میں نے اور آپ نے نہیں کرنا۔ جو میں نے اور آپ نے کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے دلوں میں خشیت ہو اور خشیت کی بنیادوں پر ہماری زندگی گزر رہی ہو اور ہماری ہر حرکت اور سکون اور ہماری سوچ اور فکر ہمارے اعتقادات جو ہیں اور ہمارے اعمال جو ہیں خشیۃ اللہ پر ان کی بنیاد ہو۔ صرف ایک غرض ہو ہر سانس لینے کی اور وہ یہ کہ خدا ہم سے راضی ہو جائے۔ وہ ہم سے ناراض نہ ہو۔ باقی جو اس کی مخلوق ہے وہ جس کو چاہے معاف کر دے۔ آپ کون ہوتے ہیں اس کو روکنے یا سوچنے والے کہ وہ نہیں معاف کرے گا۔ بڑی وضاحت کے ساتھ یہ چیز قرآن کریم میں آئی ہے۔ میں اپنے بھائیوں کو کہوں گا کہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے بندہ بننے کی کوشش کریں۔ خدا بننے کی کوشش نہ کریں اور دعا کرنے والے ہوں۔ بددعائیں کرنے والے نہ ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو جب انتہائی دُکھ پہنچایا گیا تو آپ کا اُسوہ دُنیا کے سامنے اللہ نے یہ پیش کیا کہ خدا نے کہا اگر بددعا کرو ان کے متعلق تو اسی وقت ان کو سزا دوں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ بددعا نہیں۔ تو بددعا نہ کرنا اسوہ حسنہ ہے نبی کریمؐ کا۔ بددعا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کا اسوہ نہیں ہے۔ ہر ایک کے لئے دُعائیں کریں۔ وہ لوگ جو خود کو آپ کا دشمن سمجھتے ہیں، ہم تو اپنے آپ کو ان کا دشمن نہیں سمجھتے وہ لوگ جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتے ہیں ہم ان کے لئے بھی دُعائیں کریں گے اور خدا تعالیٰ سے بھلائی اور نیکی ان کے لئے چاہیں گے اور یہ چاہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کے حالات اس طرح کر دے کہ وہ ان سے راضی ہو جائے اور اللہ انہیں مقبول ایمان بجا لانے کی توفیق عطا کرے۔"
(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ جنوری ۱۹۸۱ء)

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب انتقال فرما گئے

ربوہ: ۵ اگست۔ احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سیدنا حضرت فضلِ عمر کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب ۴ اگست کی رات قریبًا ۱۱ بجے ربوہ میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر ۵۹ سال تھی محترم صاحبزادہ صاحب واقفِ زندگی کارکن تھے اور ۱۹۶۰ء سے تا حال تحریک جدید میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اس لحاظ سے آپ کو لگ بھگ ۳۱ سال خدماتِ دین بجا لانے کی توفیق حاصل ہوئی۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب دل کے عارضے سے علیل رہتے تھے پہلا اٹیک آپ کو ۱۹۸۳ء میں ہُوا اس کے بعد ۱۹۸۵ء اور پھر ۱۹۸۷ء میں دل کی تکلیف ہوئی۔ ۴ اگست کو رات سوا دس بجے دل کا دورہ پڑا۔ محترم ڈاکٹر ظہیرالدین منصور احمد صاحب نے فوری طور پر طبّی امداد دی لیکن اٹیک شدید تھا لہٰذا کوئی چارہ کارگر نہ ہُوا اور گیارہ بجے کے قریب آپ نے جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔ آپ کو آخری لمحات میں فضل عمر ہسپتال لایا گیا۔ آکسیجن دی گئی۔ الیکٹرک شاک کے ذریعے دل کی دھڑکن جاری رکھنے کی کوشش کی گئی لیکن سب حربے ناکام ہوئے۔ (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)۔

محترم صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب حضرت فضل عمر کی حرم محترم حضرت سیدہ اُمّ وسیم کے بطن سے ۱۷ جولائی ۱۹۳۲ء

باقی صے پر

مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنگوی کی نماز جنازہ آج مورخہ ۶ اگست بروز منگل صبح نو بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں ادا ہو گی۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوں اور اپنے اس مخلص بھائی کی بلندیٔ درجات کیلئے دُعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۶ ظہور ۱۳۷۰ ہش ۶ راگست ۱۹۹۱ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیّت اور نیکی

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب انسان نارمل حالت میں نہیں ہوتا تو وہ باتیں جو نارمل حالت میں اچھی لگتی تھیں ان میں اسے کوئی اچھائی نظر نہیں آتی۔ نارمل حالت میں دوسروں کو تلقین کرتا کہ یوں نہیں یوں کرنا چاہیئے۔ اور جب نارمل نہیں ہوتا تو سوچنے لگتا ہے کہ میں کیا کروں حالات ہی ایسے ہیں میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں ان حالات میں یہی کچھ ہو سکتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ نارمل حالات میں جو فیصلے کئے جاتے ہیں انہیں پر مستقل مزاجی سے قائم رہنا چاہیئے۔ اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کرنے کا بھی یہی طریق ہے کہ نارمل حالت میں جو کچھ دوسروں کو تلقین کرتا ہے وہی کچھ خود بھی کرتا رہے۔ ایسا نہ ہو کہ دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت۔ اچھے اعمال پر اس وقت غور کرے جب وہ نارمل حالت میں ہو اور جس نتیجے پر پہنچے اسے پلّے باندھ لے۔

سیدنا حضرت امام جماعت الرّابع۔ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی شخص نیک نیتی سے اپنے اعمال میں تبدیلی پیدا کرنی چاہتا ہو تو جب اس کو بدی کے نتیجہ میں تسکین حاصل ہو چکی ہو اس وقت نیّت نہ کرے۔ بلکہ جب بدی غلبہ مار رہی ہو اور جوش دکھا رہی ہو اس وقت نیّت کرے اور اس وقت اس پر غالب آنے کی کوشش کرے"۔

مطلب یہ ہے کہ جو فیصلہ نیکی اور بدی کے متعلق اس نے نارمل حالت میں کیا تھا اس کو عمل میں لانے کا وہ وقت ہوتا ہے جب بدی غلبہ مار رہی ہوتی ہے اور جوش دکھا رہی ہوتی ہے۔ نیکی کو سامنے رکھے اور اس کی خوبیوں پر غور کرے۔ بدی کا خیال کرے اور اس کے نقصانات پر غور کرے تو یقیناً وہ بدی سے بچ جائے گا اور اس کا دل نیکی کی طرف مائل ہو جائے گا۔

اس بات کو بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ جب نیکی کا خیال پیدا ہو اس پر عمل میں تاخیر نہ کرے ورنہ ہو سکتا ہے پھر خیال ہی نہ آئے یا موقع ہی نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ نیکیوں کی طرف مائل رکھے۔

مَیں نے چھُپ کر کہا، مَیں نے کھُل کر کہا
میری باتوں سے سب لوگ آگاہ ہیں
ہے ہمالہ کی مانند میرا سخن
ان کے مشکوک ارادے پرِ کاہ ہیں

ابو الاقبال

یہ جہاں بیگانہ ہے عرضِ تمنّا کیا کروں؟
آ جہاں سے دُور تجھ سے گفتگو تنہا کروں

سازگار آیا نہ مجھکو یہ جہانِ آب و گِل
اپنی خاکستر سے اب تازہ جہاں پیدا کروں

کیا کہوں دُنیا میں کیا تیری محبّت سے مِلا
خود بھی شرما جاؤں مَیں تجھ کو بھی شرمندہ کروں

کر چکا ہوں آج تک صدہا سجودِ بے سرُور
لاؤ صہبا عالمِ مستی میں اِک سجدہ کروں

تیرے دیوانوں پہ اب تک بند ہے بابِ حرم
اِذن دے ساقی! طوافِ شیشۂ صہبا کروں

تُو بھی رازِ کُن فکاں ہے مَیں بھی رازِ کُن فکاں
فاش کر دوں تجھ کو اپنے آپ کو افشا کروں

جس سے آجائے ضمیرِ آدمی میں انقلاب
کوئی ایسا شعر لوحِ وقت پر اِملا کروں

زندگی جامد ہے بے جنبش زمین و آسماں
حشر سے پہلے جہاں میں حشر اِک برپا کروں

عشق شرمندہ ہے اُس کی بے حجابی سے ندیم!
سوچتا ہوں اَب نگاہِ حُسن سے پردہ کروں

یہ دِیا نظّارۂ ہستی نے مجھکو مشورہ
بند کر لُوں اپنی آنکھیں، دیدۂ دل وا کروں

کیا خبر دھارا سفینے کو کہاں لے جائے گا
جب نہیں کچھ اختیار انجام کیوں سوچا کروں

چار دن کی زندگی جُوں تُوں گزر ہی جائے گی
بے وفا دُنیا سہی اعجاز کیا شکوہ کروں

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا چوہدری محمد شریف صاحب

حضرت موسیٰ علیہ السلام

محترم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام آج سے قریباً ساڑھے تین ہزار سال قبل بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے۔ جس زمانہ میں آپکی پیدائش ہوئی۔ اس زمانہ میں فرعون بنی اسرائیل کے لڑکوں کو قتل کروا دیتا تھا۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو آپکی والدہ کو اللہ تعالیٰ نے الہام کیا کہ اپنے اس بچہ کو صندوق میں بند کر کے دریا میں ڈال دے۔ اس طرح یہ بچہ بھی زندہ رہے گا اور تجھے بھی مل جائے گا۔ چنانچہ آپکی والدہ نے ایسا ہی کیا۔

جب آپ کا صندوق فرعون کے محل کے سامنے پہنچا تو فرعون نے اسے پکڑ لیا۔ کھول کر دیکھا تو اس میں ایک بچہ تھا۔ فرعون کی بیوی کے دل میں رحم آیا۔ اسنے اپنے خاوند سے کہا کہ اس بچے کو ہم پرورش کر لیتے ہیں۔ ممکن ہے کہ یہ بڑا ہو کر ہمارے کام آئے۔ تب وہ آپ کو اپنے گھر لے گئے۔ اور آپکی پرورش کا ارادہ کر لیا۔ آپکو دودھ پلانے کی تجویز ہونے لگی۔ تو آپکی ہمشیرہ نے جو انکے پاس ہی تھیں (آپکی والدہ کی طرف اشارہ کر کے) کہا کہ یہ بچہ فلاں عورت کو دے دو وہ اسکی اچھی طرح پرورش کرے گی۔ تب انہوں نے آپس میں مشورہ کر کے آپ کو آپکی والدہ کے ہی سپرد کر دیا اور خدا کا وہ وعدہ جو آپ کی والدہ سے تھا پورا ہو گیا۔

دودھ کی میعاد گذرنے کے بعد فرعون کے گھر میں ہی آپ نے پرورش پائی۔ جب آپ جوان ہوئے تو ایک دن آپ کہیں شہر میں سے گذر رہے تھے۔ کہ آپ نے دیکھا کہ دو شخص ایک اسرائیلی اور دوسرا مصری باہم لڑ رہے ہیں۔ آپ نے مصری کو ایک مُکا مارا جس سے وہ مر گیا۔

دوسرے دن پھر آپ اس طرف سے گذر رہے تھے۔ تو پھر وہی پہلا اسرائیلی اور ایک اور شخص باہم لڑ رہے تھے۔ اس وقت پھر اس اسرائیلی نے آپ کو اپنی مدد کے لیئے بلایا تو آپنے جواب دیا کہ تو بڑا خراب آدمی ہے روز لڑائی جھگڑا کرتا رہتا ہے۔

اسی اثناء میں ایک شخص آپ کے پاس آیا کہ آپ یہاں سے کسی دوسری جگہ تشریف لے جائیں۔ کیونکہ فرعون کے وزیر آپکو قتل کرنے کے مشورے کر رہے ہیں۔ اس پر آپ اس شہر سے نکل پڑے۔

جب آپ مدین بستی میں پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ ایک کنویں پر لوگ تو اپنے مویشیوں کو پانی پلا رہے ہیں مگر دو عورتیں اپنے مویشیوں کو لے کر پیچھے کھڑی ہو کر انتظار کر رہی ہیں کہ جب یہ لوگ چلے جائیں تو پھر پانی پلائیں آپ کے دل میں رحم آیا اور آپ نے ان کے مویشیوں کو پانی پلا دیا۔ فارغ ہونے کے بعد آپ نے وہاں ایک دعا مانگی۔ اے میرے رب تو مجھ پر اپنی طرف سے خیر نازل کر کہ میں محتاج ہوں۔

آپ ابھی وہیں تشریف رکھتے تھے کہ ان میں سے ایک عورت آئی اور اس نے آپکو یہ پیغام دیا کہ میرا باپ آپ کو بلا رہا ہے۔ آپ وہاں تشریف لے گئے۔ تو اس کے باپ نے کہا کہ میرا ارادہ ہے میں اپنی ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک لڑکی کا نکاح آپ سے کر دوں لیکن شرط یہ ہے کہ آپ آٹھ یا دس سال میرے ملازم رہیں۔ آپ نے اسے منظور فرما لیا۔ اور معاہدہ ہو گیا۔

جب آپ اس میعاد کے بعد اپنی بیوی بچوں کو لے کر پھر اپنے وطن کی طرف چلے تو راستہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے کلام کیا اور کہا اے موسیٰ جاؤ میں تم کو اپنا رسول بناتا ہوں۔ تم فرعون کے پاس جاؤ۔ اس کو وعظ و نصیحت کرو اور اس کو ایمان لانے کے لیئے حکم دو۔

آپ نے جواب دیا یاالٰہی چونکہ میں ان کا قصوروار ہوں اس لیئے وہ کہیں مجھے قتل ہی نہ کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ میں خود تمہاری حفاظت کرونگا۔

ید بیضا اور آپکے سونٹے کے سانپ بن جانے کا معجزہ آپ کو عطا فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عذر بھی پیش کیا کہ میری زبان میں کچھ لکنت ہے (اچھی طرح تقریر وغیرہ نہیں کر سکتا) اللہ تعالیٰ نے آپ کے بھائی ہارون علیہ السلام کو بھی نبی بنا کر آپ کا مددگار بنا دیا۔

جب آپ فرعون کے پاس آئے اور اس کے سامنے اپنی نبوت اور رسالت کو پیش کیا تو وہ استہزاء کے ساتھ آپ سے پیش آیا اور کہنے لگا تو نے ہمارے گھر میں پرورش پائی اور آج رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور آپ کا انکار کر دیا۔ آپ نے وہ خدا کے دیئے ہوئے نشانات بھی ان کو دکھلائے مگر انہوں نے پھر بھی آپ کا انکار کر دیا اور کہا کہ اے موسیٰ تو جادوگر ہے اس لیئے ہم تیرے مقابلہ کے لیئے جادوگر بلاتے ہیں۔ تب انہوں نے آپ کے ساتھ مقابلہ کے لیئے ایک دن اور وقت مقرر کر کے تمام بڑے بڑے جادوگر بلائے۔

جب جادوگر مقابلہ کے لیئے آگئے تو انہوں نے لوگوں کے سامنے رسیاں پھینکیں جو سانپوں کی طرح نظر آنے لگیں تب آپ نے انکے مقابلہ میں اپنا عصا پھینکا تو وہ اژدہا بن کر سب رسیوں کو نگل گیا۔ یہ معجزہ دیکھ کر جادوگر تو آپ پر ایمان لے آئے۔ مگر فرعون نے کہا کہ اے موسیٰ تو بڑا جادوگر ہے۔ اور یہ سب تیرے شاگرد ہیں۔ اس لیئے تم نے ہمیں دھوکا دیا۔ اور ہمارے ساتھ چالاکی کی ہے۔ اور جادوگروں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم میری اجازت کے بغیر اس پر ایمان لے آئے ہو اس لیئے میں تم کو صلیب دونگا۔ جادوگروں نے جواب دیا جو چاہو کرو اب ہم خدا کے رسول پر ایمان لے آئے ہیں۔ اس لیئے ہمیں کوئی ڈر نہیں۔

غرضیکہ فرعونیوں میں سے کوئی بھی آپ پر ایمان نہ لایا۔ بلکہ آپ پر ایمان لانے والے بنی اسرائیل کو بھی سخت تکلیفیں دینے لگے۔ تب آپکو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو یہاں سے لے کر نکل جاؤ تب آپ ان کو لے کر نکلے

فرعون کو جب یہ معلوم ہوا تو اسنے اپنی فوجوں کے ساتھ آپکا تعاقب کیا۔

جب آپ بحیرہ قلزم پر پہنچے تو سامنے پانی تھا اور پیچھے فرعون اور اس کا لشکر تب آپ کے ساتھی بہت گھبرائے۔ اس وقت آپ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اپنا عصا اس پانی پر مارو آپ نے جب عصا مارا تو پانی دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور آپ اپنی جماعت کو لے کر پار نکل گئے۔

فرعون اور اسکا لشکر بھی آپکے تعاقب میں تھا۔ جب وہ اس میں سے گذرنے لگے تو اوپر سے پانی آگیا اور فرعون اور اس کا تمام لشکر غرق ہو گیا۔

فرعون نے غرق ہوتے وقت کہا اے خدا جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے میں تجھ پر ایمان لاتا ہوں"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ایمان لانے کا کیا فائدہ۔ تاہم میں تیری لاش کو قیامت تک رکھونگا۔ تا دنیا میں نشان رہے۔ چنانچہ فرعون کی لاش آج تک اسی طرح مصر کے عجائب گھر میں موجود ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کے کلام کی تصدیق ہوتی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موسیٰ علیہ السلام کے مثیل ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے توریت عطا فرمائی تھی جو بنی اسرائیل کے لیئے شریعت تھی۔ جب بنی اسرائیل نے توریت کو بدل دیا اور گمراہ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف دے کر دنیا میں بھیج دیا جو قیامت تک سب دنیا کے لیئے شریعت کی کتاب ہے۔

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، نے خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۴۴ء میں فرمایا۔

"قوم کے نوجوانوں میں محنت سے کام کرنے کی عادت پیدا کرنا خدام الاحمدیہ کا اہم فرض ہے مرکزی کارکنوں کو چاہیئے کہ وہ ایسے طریق ایجاد کریں جن سے انہیں معلوم ہو سکے کہ ہر احمدی جو مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہے وہ کیا کام کرتا ہے اور اگر کسی کے متعلق معلوم ہو کہ وہ کوئی کام نہیں کر رہا تو اسے کسی نہ کسی کام پر مجبور کیا جائے۔ اسی طرح آپ لوگوں کو سکولوں اور بورڈنگوں وغیرہ کا معائنہ کر کے افسروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔ اور ایسی سکیمیں سوچنی چاہئیں جن سے لڑکے پڑھائی میں غفلت نہ کریں۔ اسی طرح کھیل کود میں بھی وہ باقاعدگی سے حصہ لیں۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی کرنی چاہیئے کہ کسی محلے میں کوئی لڑکا آوارہ نہ پھرے۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ کون کون سے نوجوان ہیں جو لغو باتیں کرنے کے عادی ہیں۔ اور پھر ان نوجوانوں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ آپ لوگوں کو اس امر کی نگرانی رکھنی چاہیئے کہ دکانوں پر خرید و فروخت کرتے ہوئے دکان دار اور تاجر دیانت داری سے کام لیتے ہیں یا نہیں۔ اسی طرح اور معاملات میں ان کی دیانت اور امانت کا کیا حال ہے۔ یہ تمام امور ایسے ہیں جن کی نگرانی رکھنا خدام الاحمدیہ کا کام ہے۔ مگر اب تک اس لحاظ سے خدام الاحمدیہ نے اپنی ذمہ داری کو پوری طرح محسوس نہیں کیا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات —— نون سین

برطانیہ میں اخلاق و کردار

بشیر احمد خان رفیق کہتے ہیں کہ حال ہی میں برطانیہ میں اخلاق اور کردار کی گراوٹ کے متعلق خاصا خطرہ ظاہر کیا گیا ہے۔ قومی اخبارات اور انجمنیں مثلاً "مورل ری آرمامنٹ" نے خاص طور پر مضامین اور کتابیں شائع کر کے اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جہاں تک ناجائز ولادتوں کا تعلق ہے یہ گذشتہ چند سالوں میں بہت زیادہ ہو گئی ہیں۔ جنسی بیماریاں بھی پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ نئی کتابیں مثلاً "برٹن اینڈ دی بیسٹ" "برطانیہ اور وحشی جانور۔" "دی نیو مورالیٹی" "نئے اخلاق" اور "نو نیو مورالیٹی" "نئے اخلاق نہیں ہیں"۔ شائع ہو کر سامنے آئی ہیں۔ اسی طرح مختلف مواقع پر پبلک تقاریر بھی کی جا رہی ہیں اور مقالے بھی پڑھے جا رہے ہیں اور یہ سب کچھ اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اخلاقی گراوٹ حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ عام طور پر اس بات کو محسوس کیا جانے لگا ہے اور یورپین لوگ اب اس سلسلے میں بیدار ہو رہے ہیں کہ اگر موجودہ اخلاقی حالت جاری رہی تو اس سے نہ صرف بدنامی ہو گی بلکہ یہ موجودہ مغربی سماج کو مکمل طور پر ختم کر دے گی۔ عجیب بات یہ ہے کہ چرچ یعنی عیسائی تنظیمیں جن کا یہ کام ہے کہ وہ ایسے معاملات میں راہنمائی کرے اور ایسے مسائل کے حل پیش کرے بالکل خاموش ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ گویا اسکے خیال میں کچھ ہوا ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کی تشخیص تو ہو چکی ہے۔ لیکن چرچ اس بیماری کو دور کرنے کے لئے کوئی نسخہ پیش کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ایک اور وجہ جس کا تعلق ناجائز ولادت اور اخلاق کی گراوٹ سے ہے یہ ہے کہ جنسی معاملات کے متعلق بہت زیادہ بیداری پیدا کی جا رہی ہے۔ اور نوجوانوں کو اس میں انتہائی آزادی دی جا رہی ہے۔ ٹوٹے ہوئے گھروں میں بچوں کی حفاظت کا کوئی سامان نہیں ہے اور گذشتہ جنگ کے دوران جو بچے بے گھر ہو گئے تھے ان کی بے راہ روی بھی زوروں پر ہے۔ مسٹر بشیر احمد رفیق کہتے ہیں کہ دین حق ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے اور اگر اس سے راہنمائی حاصل کی جائے اور اس پر عمل کیا جائے تو یقیناً مغرب کی موجودہ پوزیشن کو صحیح خطوط پر ڈالا جا سکتا ہے۔ شراب کی ممانعت ہے۔ گندہ لٹریچر شائع کرنے کی بھی اجازت نہیں۔ ایسے بھڑکیلے لباس پہننے بھی ممنوع ہیں۔ جن سے جنسی جذبات ابھرتے ہوں۔ عورت اور مرد کا آپس میں کھلم کھلا اور بے حجابانہ ملنا بھی منع ہے۔ اور مرد اور عورت کے لئے الگ کام کے دائرے مقرر ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مغرب اس طرف سنجیدگی کے ساتھ متوجہ ہو اور اپنے مسئلے کا حل تلاش کرے۔

خشونت سنگھ اور قرآن کریم

خوشونت سنگھ ہندوستان کے ایک بہت معروف صحافی ہیں قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ انہیں پیش کیا گیا تو انہوں نے ہندوستان ٹائمز کی ۵ ستمبر ۸۳ء کی اشاعت میں لکھا۔

"ایک صبح داڑھی والے کچھ مولوی جنہوں نے پگڑی پہنی ہوئی تھی میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے گیانی عباد اللہ کا پنجابی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ پیش کیا۔ گیانی عباد اللہ پہلے سکھ تھے (خوشونت سنگھ صاحب کو اس سلسلے میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ گیانی عباد اللہ نے صرف پنجابی پڑھی ہے۔ وہ سکھ نہیں تھے) یہ لوگ احمدیہ جماعت کے مربی تھے۔ جنہوں نے دعوت الی اللہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہوئی تھیں اور وہ اپنا پیغام لوگوں تک پہنچانے پر مامور تھے۔ مجھے خیال آیا کہ میں نے کبھی قرآن مجید شروع سے لے کر آخر تک نہیں پڑھا۔ صرف اسکے چند منتخب حصے پڑھے ہیں۔ اگرچہ میں نے طالمود یا بائیبل یا گرنتھ صاحب بھی نہیں پڑھا۔ گرنتھ صاحب کے تو کئی پیراگراف میں نے انگریزی میں ترجمہ بھی کئے ہیں۔ لیکن ان کتابوں میں سے کوئی کتاب شروع سے آخر تک نہیں پڑھی۔ جس مذہبی کتاب کو میں نے شروع سے آخیر تک پڑھا ہے وہ اپنشد اور بھگوت گیتا اور ان کے مطالعہ پر ایک گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں لگتا۔ میں نے یہ اتنے بڑے خلاء کیوں پُر نہیں کئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ میں مذہب کی پرانی مستند کتاب پڑھتا ہوں تو مجھے سب ایک جیسی لگتی ہیں اور میں بور بھی ہو جاتا ہوں جب میں ایسے لوگوں سے ملتا ہوں جو اپنی مذہبی کتابوں کو گھنٹوں پڑھتے رہتے ہیں اور جب وہ ان کتابوں کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کے جذبات میں ایک ہیجان پیدا ہو جاتا ہے تو میں محسوس کرتا ہوں کہ میں کسی بہت اہم چیز سے بے بہرہ ہوں ہو سکتا ہے کہ ان کے الفاظ میں جو موسیقی ہے وہ لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہو۔ قرآن مجید کی عربی کے متعلق تو یقیناً یہ بات کہی جا سکتی ہے۔ اسیطرح گیتا کی سنسکرت اور گورو ارجن کی سنت بھاشا۔ جتنا کم ہم ان چیزوں کو سمجھیں اتنا ہی زیادہ ان کی سحر انگیزی ہم پر اثر ڈالتی ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ میں نے قرآن مجید کا یہ گورمکھی ترجمہ نہیں پڑھنا یہ تیسری زبان میں ہے۔ البتہ یہ بات کہ میں انگریزی ترجمے دیکھ سکتا ہوں جو میرے کتابوں کی الماریوں میں پڑے ہیں۔ مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ آج سے ۴۰ سال قبل میں نے تقریباً یہ ساری کتاب ایک مولوی صاحب سے عربی زبان میں پڑھی تھی اور میں اس کے ساتھ ساتھ پکتھال کا انگریزی ترجمہ دیکھتا گیا۔ میں نے بہت سی عبارتوں پر نشان بھی لگائے تھے اور نشان اسلئے لگائے تھے کہ ان میں اخلاقی باتیں بیان کی گئی تھیں یا ادبی طور پر مجھے وہ بہت اچھے لگے تھے۔ جہاں تک آیت الکرسی کا تعلق ہے۔ مسلمان بڑے بڑے مزاروں پر کندہ کرتے ہیں یا تعویذ کے طور پر اپنے گلے میں پہنتے ہیں۔ میرے پاس آیت الکرسی ایک چاندی کی پلیٹ پر لکھی ہوئی موجود ہے اگرچہ اسوقت اس بات نے میری توجہ اپنی طرف مبذول نہیں کروائی تھی۔ میں یہ جاننا چاہوں گا کہ اس آیت کے متعلق کیوں کہا جاتا ہے کہ وہ انسان کو بری باتوں سے محفوظ رکھتی ہے۔

اسکے آگے خوشونت سنگھ صاحب وہ آیات درج کرتے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ وہ غیر مسلم جو قرآن مجید کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں اور اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ یہ ایک خاصی بڑی کتاب ہے۔ میں نے انہیں یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ پہلے چھوٹی سورتیں پڑھیں جو قرآن مجید کے آخیر پر درج ہیں۔ لیکن تنزیل کے لحاظ سے وہ پہلے نازل ہوئیں تھیں۔ ان میں بہت بڑا شاعرانہ توازن بھی ہے۔ (شاعرانہ توازن سے مراد یہ ہے کہ ان کے پڑھنے میں ایسا ہی لطف آتا ہے جیسا کہ باوزن مصرع پڑھنے سے) آگے انہوں نے احمدیہ جماعت کی دعوت الی اللہ کے سلسلے میں یورپ اور امریکہ میں کوششوں کا ذکر کیا ہے اور اس سلسلے میں گذشتہ ۵۰ سال کا حوالہ دیا ہے۔ آخیر پر انہوں نے لکھا ہے کہ یہ حیرت کی بات ہے کہ اس جماعت کو پاکستان کی سپریم کورٹ نے غیر مسلم قرار دے دیا ہے کیا کسی کو کوئی ایسا حق حاصل ہے کہ وہ دوسروں کے مذہب کا فیصلہ کرے۔

خوشونت سنگھ صاحب کی اس تحریر کے بعد ریویو آف ریلیجنز کے ایڈیٹر نے نوٹ دیا ہے کہ احمدیوں کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے نہیں بلکہ نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے غیر مسلم قرار دیا ہے۔

مشرق وسطیٰ اور جدید ترین اسلحہ

برطانیہ کے ہاؤس آف کامنز کی ایک سیلیکٹ کمیٹی نے خلیج کی جنگ کے بعد مشرق وسطیٰ کے متعلق ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سعودی عرب نے شام کو خلیج کی جنگ میں اتحادیوں کی مدد کے صلے میں اڑھائی ارب ڈالر دیئے تھے۔ یہ رقم شام اپنی فوج کو بہتر بنانے کے لئے استعمال کر رہا ہے۔ اس رقم سے ہوائی جہاز خریدے جا رہے ہیں۔ اور سوویٹ یونین سے حفاظت کا ایک سسٹم اور شمالی کوریا سے نئی قسم کے سکڈ میزائل اور چیکوسلواکیہ سے ٹینک۔ یہ ساری چیزیں اسی روپے سے خریدی جا رہی ہیں۔ جو سعودی عرب نے شام کو جنگ میں شمولیت کے صلہ میں دی تھی۔ جہاں تک مشرق وسطیٰ کو اسلحہ دینے کا سوال ہے۔ امریکہ تو اس سے پہلے واضح طور پر سامنے آچکا ہے لیکن اس سیلیکٹ کمیٹی نے یہ بھی دریافت کیا ہے کہ سوویٹ یونین بھی خاصی مقدار میں فوجی اسلحہ سپلائی کر رہا ہے اور ایسا وہ اس لئے کر رہا ہے کہ مشرقی یورپ سے اس نے اپنے آپ کو نکال لیا ہے اور اب ایران کے ساتھ بھی اس کا ایک معاہدہ طے پانے والا ہے جس کے ذریعے وہ ایران کو خاصی بڑی مقدار میں اسلحہ دے گا۔ مشرق وسطیٰ میں جس طرح اسلحہ کی خریداری کی جا رہی ہے۔ اس سے ہرگز یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہاں اسلحہ کو کم کرنے کا کوئی پروگرام ہے یا کسی کے دل میں یہ بات آئی ہے۔ اور وہ ممالک جو عام طور پر اسلحہ فروخت کرتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کو اس بات پر ابھار رہے ہیں کہ وہ جدید سے جدید تر اسلحہ خرید کر اپنے پاس رکھیں۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ یہ خیال کہ اسلحہ کم کیا جائے تاکہ دوبارہ جنگ چھڑنے کا امکان نہ رہے اور جس کی طرف اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے اشارہ کیا تھا۔ اس کی پذیرائی نہیں ہوئی سیلیکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیٹی کوشش کے باوجود اس نتیجہ پر نہیں پہنچ سکی کہ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ کم خریدنے کا رجحان پیدا ہو گیا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ برطانوی حکومت کو امریکہ کی انتظامیہ سے بات کرنی چاہیئے اور اس کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کروانی چاہیئے کہ مشرق وسطیٰ میں اسلحہ جمع کیا جا رہا ہے۔ برطانیہ کی وزارت خارجہ کے ذرائع نے اس بات کی توثیق کر دی ہے کہ اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل اب عراق کے متعلق دو نئے ریزولیوشن منظور کرنا چاہتی ہے۔ پہلے ریزولیوشن کا تعلق تو عراق کو خوراک اور دوائیں مہیا کرنے سے متعلق ہے۔ اور اسے اس بات کی اجازت دینا ہے کہ وہ ایک محدود مقدار میں اپنا تیل فروخت کر کے یہ چیزیں خرید سکے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں تجویز تیار کریں۔ لیکن امریکہ اور برطانیہ اس وقت تک اس تجویز کی تائید نہیں کریں گے جب تک انہیں اس بات کا یقین نہ ہو جائے۔ کہ عراق نے اپنے سارے اسلحہ کے متعلق پوری واقفیت بہم پہنچا دی ہے۔ دوسرا ریزولیوشن اس بات سے تعلق رکھتا ہے کہ عراق کا خطرناک اسلحہ نہ صرف معلوم کیا جائے کہ کہاں کہاں موجود ہے بلکہ اس کو تباہ بھی کیا جائے۔ اس اسلحہ کو تباہ کرنے کے لئے جو وقت درکار ہے وہ اس وقت سے بہت زیادہ ہے جس کا اندازہ پہلے کیا گیا تھا۔ یہ ریزولیوشن پاس کرتے ہوئے اس بات کو بھی دہرایا جائے گا کہ بغداد پر زور ڈالا جائے کہ وہ اقوام متحدہ کے تمام ریزولیوشنز کی پوری طرح تعمیل کرے۔

دنیائے عیسائیت کی خبریں

برطانیہ میں تاریخی طور پر چرچ اور حکومت میں جو رشتہ قائم ہے اس پر طرح طرح کی چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں اور بہت سے نقاد اس بات کے حامی ہیں کہ اس تعلق کو ختم کر دینا چاہیئے اور چرچ آف انگلینڈ کو اپنے معاملات میں اسی طرح خود مختار اور آزاد ہونا چاہیئے جس طرح کہ عیسائیت کے دوسرے فرقے ہیں یا پھر برطانیہ میں موجود دیگر مذاہب ہیں اس موضوع پر قلم اٹھاتے ہوئے سنڈے ٹیلیگراف کا نمائندہ جم تھامپسن (Jim Thompson) ۹ر جون ۱۹۹۱ کے اخبار میں لکھتا ہے کہ چرچ آف انگلینڈ سیاست کی پیداوار ہے اس لئے بشپوں کی تقرری بھی سیاسی طور پر ہوتی ہے۔ ان کا اصل تقرر تو برطانیہ کے وزیر اعظم کی مرضی سے طے پاتا ہے۔ انگلستان میں ایک عرصہ سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ وزیر اعظم برطانیہ بشپ کا چناؤ کرتا ہے اور ڈین اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ چرچ کے عہدہ داران کو یہ چناؤ پسند نہیں ہوتا مگر وہ سوائے جز بز کرنے کے اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ مثال کے طور پر جب، ہیر فورڈ (HERE FORD) کے ڈین نے بشپ کے عہدہ کے لئے اپنے وقت کے وزیر اعظم کے چناؤ پر اعتراض کیا اور ایک خط وزیر اعظم کے نام لکھا کہ اس معاملہ میں وہ ان کے چناؤ پر متفق نہیں تو وزیر اعظم کی طرف سے ان کو جواب یوں ملا۔

"آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے قانون کی خلاف ورزی کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے"

یہ خط پا کر بے چارہ ڈین خاموش ہو کر رہ گیا۔

آج کل اس چناؤ کے طریق میں تھوڑی سی تبدیلی ہو گئی ہے۔ جس دور میں وزارت عظمیٰ برطانیہ کے عہدہ پر جم کیلاهن (Jim callaghan) فائز تھے انہوں نے چناؤ کے لئے ایک کمشن قائم کر دیا تھا۔ جس کا کام تھا کہ چناؤ کر کے دو اشخاص کے نام وزیر اعظم کو پیش کرے اور یہ بھی ساتھ سفارش کرے کہ ان میں سے کس کو ترجیح دی جائے۔ مگر وزیر اعظم کو اختیار ہے کہ وہ سفارش کو نظر انداز کر کے دوسرے شخص کا انتخاب کرے۔ چنانچہ اسی اصول کے مطابق پچھلے سال جب وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر کے سامنے آرچ بشپ آف کنٹربری کے عہدہ کے لئے پہلا نام ڈاکٹر ہاب گڈ (Hobgood) اور دوسرا نام ڈاکٹر کیری (carey) کا پیش ہوا تو مارگریٹ تھیچر نے ڈاکٹر کیری کو منتخب کر لیا۔

تمام جماعتیں ۳۰ر اگست سے ۶ر ستمبر تک ہفتہ تحریک جدید مرکز کی ہدایات کے مطابق منظم طریق سے منائیں۔

تعارف

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر

ریویو آف ریلیجنز کے مطابق پروفیسر پیرنڈر مذہبی تقابل کے علوم میں ایک ممتاز شخصیت ہیں اور ایک نمایاں مستشرق۔ آپ نے افریقہ، سیلون، برما، ایران، اسرائیل، اردن اور ترکی کے دورے کئے ہیں اور آسٹریلیا، امریکہ اور ہندوستان میں مذہب کے موضوع پر لیکچر دیئے ہیں۔ اسی طرح آپ نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں بھی تقاریر کی ہیں۔ اب وہ یونیورسٹی آف لندن میں مذہب کے تقابلی جائزے کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کی ہیں جن کا موضوع دنیا کے مختلف مذاہب ہیں اور یہ کتابیں متعدد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔

ان سب امور کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ آپ میں اس کام کی پوری طرح اہلیت ہے جسے سر انجام دینے کے لئے آپ نے زیر نظر کتاب لکھی ہے اور مذہب کا تقابلی جائزہ لیا ہے۔ اس وقت آپ کی کتاب "قرآن مجید میں عیسےٰ علیہ السلام کا ذکر" زیر نظر ہے۔ یہ کتاب شیلڈن پریس مرل بانڈ MARYLE BOND روڈ لندن نے شائع کی ہے۔ اور چار پاؤنڈ پچاس پنس اس کی قیمت ہے جیسا کہ پروفیسر پیرنڈر نے کہا ہے موجودہ زمانے تک عیسائیوں کے لئے اسلام ایک ایسا مذہب تھا جسے ایک "بند دنیا" کہا جا سکتا ہے۔ اور اسی لئے قرآن مجید نے جو کچھ عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے اس کی طرف سے غفلت برتی گئی ہے۔ اس کتاب میں آپ نے یہ کوشش کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآنی تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا جائے اور وہ یہ امید رکھتے ہیں کہ نہ صرف یہ کہ اس کے نتیجے میں لوگ اس کتاب کا مکمل مطالعہ کریں گے۔ بلکہ بائیبل میں جو کچھ کہا گیا ہے اس کا قرآنی تعلیمات سے موازنہ بھی کریں گے اور اس کے علاوہ بائیبل کے دوسرے موضوعات بھی زیر نظر آئیں گے۔ اور اگر مسلمان ایسا کریں تو یقیناً وہ عیسائیت کے نظریہ کو زیادہ بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔

پروفیسر پیرنڈر کہتے ہیں کہ یہ کتاب اس لئے لکھی گئی ہے تاکہ مطالعہ کی حوصلہ افزائی ہو اور خود لوگ سوچ بچار کر سکیں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان گفت و شنید ہو سکے اور مقدس کتب پر تحقیق کا مادہ پیدا ہو۔

ریویو آف ریلیجنز کے تبصرہ نگار کہتے ہیں۔

"ہم پروفیسر پیرنڈر سے اتفاق کرتے ہیں کہ یہ بات نہایت ضروری ہے کہ قرآن مجید کا وسیع مطالعہ کیا جائے ہم چاہتے ہیں کہ مزید عیسائی قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور اسی طرح مزید مسلمان بائیبل کا بھی مطالعہ کریں۔ تاکہ ایک دوسرے کے درمیان افہام و تفہیم کے مواقع پیدا ہو سکیں۔ ہم اس بات سے بھی اتفاق کرتے ہیں کہ اگر مذہب نے موجودہ دنیا کے ساتھ رابطہ رکھنا ہے تو یہ لازمی بات ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح پیش کیا جائے کہ اس کی اقدار سمجھنے میں آسانی ہو مثلاً ابن اللہ، تثلیث اور نجات ایسے الفاظ ہیں کہ انہیں نئے پہلو دینے کی ضرورت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ پیشگوئی، القاء اور الہام کے متعلق مکمل غور ہونا چاہیئے تاکہ یہ سمجھا جا سکے کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نازل کیا گیا تھا ان تمام امور کے لئے یہ بات بھی لازمی ہے کہ ایک دوسرے کو برداشت کرنے کا مادہ پیدا کیا جائے۔ جب مسٹر پیرنڈر کہتے ہیں کہ ابن اللہ کے معنی ابتداء میں یہودیوں اور غیر یہودیوں کے لئے چاہے کچھ ہی ہوں یہ ایک ایسی ترکیب ہے جسے آج غلط طور پر سمجھنے کے امکانات ہیں۔ نہ صرف یہ کہ مسلمان اسے صحیح طور پر نہیں سمجھ سکتے بلکہ بہت سے عیسائی بھی اس اصطلاح کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ خیالات کہ یسوع مسیح کہیں اوپر سے آئے۔ انہوں نے آکر دنیا میں دخل اندازی کی اور ایسا کردار ادا کیا جو انسانیت سے بالا تھا یہ ایسی باتیں ہیں کہ جنہیں آج کے ماحول میں سمجھنے کے لئے بدل کر پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ ان حالات میں ہم یہ بتانا چاہیں گے کہ ابن اللہ سے اس وقت کیا مراد ہو سکتی تھی اور عیسائی اب بھی اسے اسی رنگ میں لیتے ہیں۔ اس موقعہ پر یوحنا کی انجیل کے دسویں باب کی آیت ۳۱ سے ۳۶ تک سامنے رکھی جا سکتی ہے

باقی صٰ پر

صوبیدار (ریٹائرڈ) عبدالمنان دہلوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ یادیں

۱۹۲۳ء کا ذکر ہے۔ میرے والد محترم ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی جو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ اپنے اہل وعیال کو لے کر دہلی سے بذریعہ ریل گاڑی قادیان کے سفر پر روانہ ہوئے۔ گاڑی جب بٹالہ اسٹیشن پر پہنچی تو ہم سب باہر یکے کے اڈے پر آگئے کیونکہ ان دنوں ریل صرف بٹالے تک جاتی تھی بٹالے سے قادیان تک بارہ میل کا یہ سفر پیدل یا یکوں پر طے کیا جاتا تھا اور یہ سارا راستہ کچا تھا۔ یکہ کرایہ پر لیا۔ گھر کے نو افراد تھے۔ والد صاحب، والدہ صاحبہ، چھ بھائی ایک چھوٹی بہن۔ اللہ کا نام لے کر سب یکے پر سوار ہو کر جانب قادیان روانہ ہوگئے۔

یکے کے سفر نے ہمیں اس طرح ہلا کر رکھ دیا جس طرح پکے ہوئے جامن دو کٹوروں کے درمیان ہلا ہلا کر گھلائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ گرد وغبار بھی اڑ اڑ کر ہم پر پڑ رہا تھا۔ راستہ میں ایک گڑھے سے گزرنا تھا جو برساتی پانی سے بھرا ہوا تھا پانی میں داخل ہونے سے پہلے یکہ بان نے والد صاحب سے کہا کہ بی بی جی کے علاوہ سبا نیچے اتر آئیں اور تالاب کے کنارے کنارے پار چلے جائیں اور وہاں پر جا کر سوار ہو جائیں۔

قادیان کے قریب پہنچ کر جب یکہ ایک نہر کے پل پر سے گزرنے لگا تو والد صاحب نے یکہ بان سے فرمائش کی کہ تھوڑی دیر کے لئے یکہ روک لے مقصد یہ تھا کہ کچھ وقت کے لئے نہر کا نظارہ کرکے ہماری تھکاوٹ دور ہو جائے۔ چنانچہ ہم سب یکے سے اتر کر پل پر آگئے اور نہر میں پانی بہتا ہوا دیکھتے رہے اور پھر "بنڈورہ" نامی بستی اور بیت فضل کے قریب سے گزر کر سلسلہ کے ایک نامور بزرگ محترم ڈاکٹر غلام غوث صاحب کے مکان کے پاس اتر گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے بالاخانہ ہی پر کچھ مدت کے لئے ہمارا قیام رہا۔

والد صاحب تو ہمیں چھوڑ کر دہلی تشریف لے گئے۔ مذکورہ بالاخانہ ہمارے لئے ناکافی تھا۔ لہٰذا ہم احمدیہ چوک کے قریب والے ایک مکان میں منتقل ہوگئے۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس نئے مکان میں منتقل ہونے کے بعد میری آنکھیں دکھنے آگئیں اور قوت بینائی پر بہت برا اثر پڑا۔ ساتھ ہی ٹائیفائڈ ہوگیا جس کی وجہ سے میرے پاؤں جواب دے گئے۔ میں گھسٹ گھسٹ کر ہاتھوں کے بل چلتا تھا۔ بانیٔ سلسلہ کے رفیق خاص محترم حکیم قطب الدین صاحب صبح شام گھر پر آکر میری آنکھیں صاف کرکے دوا ڈالتے تھے (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں) کہ ان کے علاج سے میری آنکھیں اچھی ہوگئیں۔ اب رہا معاملہ چلنے پھرنے کا جماعت احمدیہ کے سربراہ ثانی حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب (اللہ ہمیشہ آپ سے راضی ہو) کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ آپ کی دعا سے تھوڑے ہی دنوں میں میں نے چلنا پھرنا شروع کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے دوبارہ مجھے میرے پیروں پہ کھڑا کردیا اور میں قادیان کی گلیوں میں خوب دوڑتا پھرتا تھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ میری والدہ صاحبہ مجھے اپنے ساتھ لے کر حضرت اماں جان یعنی حرم محترم بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے گھر گئیں۔ جب ہم آپ کے گھر پہنچے تو کیا دیکھا کہ حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) تخت پر دو زانو بیٹھی نماز عصر ادا کر رہی ہیں۔ میری والدہ نے مجھے آپ کے قریب تخت پر بٹھا دیا اور خود قریب رکھے ہوئے مونڈھے پر بیٹھ گئیں جب حضرت اماں جان نماز سے فارغ ہوئیں تو میری والدہ نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا آپ فرمانے لگیں۔ آگئیں۔ ہو! بعد میں میں نے بھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ آپ نے میرے سر پر بوسہ دیا پھر اپنا دست شفقت میرے سر اور پشت پر پھیرنے کے بعد تخت سے اتریں اور قریب رکھے ہوئے نعمت خانہ سے ایک پرچ میں مٹھائی رکھ کر عطا فرمائی۔ فرمانے لگیں۔ لو بیٹا کھا لو! میں چپ بیٹھا اپنی والدہ کے اشارہ کا منتظر تھا۔ تب حضرت اماں جان نے میری والدہ سے کہا کہ آپ بچے سے کیوں نہیں کہتیں کہ وہ مٹھائی کھالے۔ میری والدہ نے کہا کہ یہ تبرک ہے لے کر کھالو۔ میں نے مٹھائی کھانا شروع کردی۔ اس دوران میں آپ میری والدہ سے محو گفتگو رہیں۔ میں مٹھائی کھا کر دیر تک مٹھائی کا مزا لیتا اور آپ کی شفقت کا لطف اٹھاتا رہا۔ وہ نظارہ اور گفتگو آج تک میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہے ہیں۔ اللہ اللہ کتنی پیاری تھیں وہ ہستیاں جنہیں دیکھنے کو آج ہماری آنکھیں ترس رہی ہیں۔ بقول میر

وہ صورتیں الٰہی کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

ایک دن کا ذکر ہے کہ میں احمدیہ چوک کنوئیں والے پھاٹک میں کھڑا جلسہ سالانہ پر آنے والے احباب کو دیکھ رہا تھا۔

اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے نانا جان (جو احمدی تو نہیں تھے لیکن مخالف بھی نہیں تھے) احمدیہ بورڈنگ کی طرف سے آرہے ہیں۔ میں نے دوڑ کر نانا جان کا ہاتھ پکڑ لیا۔ سلام کیا اور گھر لے آیا۔ بیٹی کی محبت نانا جان کو قادیان کھینچ لائی۔ قادیان میں کچھ دن قیام فرمایا اور پھر دہلی تشریف لے گئے اور یوں نانا جان نے زندگی میں قادیان کی زیارت کرلی۔

جلسہ سالانہ کا موقعہ تھا میں نے لوگوں کو یہ کہتے بھی سنا کہ اب جماعت احمدیہ اتنی بڑھ گئی ہے کہ اس دفعہ جلسہ پر پانچ ہزار احمدی قادیان آئے ہیں (یاد رہے کہ یہ ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے)

حصول تعلیم کے لئے میرے دو بڑے بھائیوں بھائی عبدالرحمن اور بھائی عبداللہ کو سکول میں داخل کروا دیا گیا تھا۔ میں، برادرم عبدالقادر، برادرم عبدالستار اور برادر عزیز عبدالرشید ابھی کم عمر بچے تھے اور گھر پر ہی سپارہ پڑھتے تھے۔

برسات کا موسم تھا والد صاحب نے قادیان کے ہائی سکول، اس کے بورڈنگ ہاؤس اور بیت نور کے گرد جو باغیچہ تھا اس کی سیر کا پروگرام بنایا۔ اسی طرح جیسا کہ برسات کے موسم میں دہلی والے مہرولی۔ قطب مینار اور پھول والوں کی سیر پر جایا کرتے تھے لہٰذا والدہ صاحبہ نے قیمہ بھری کچوریاں۔ گل گلے۔ شامی کباب۔ حلوا پوری اور ساتھ میں بھاجی۔ اچار۔ چٹنی وغیرہ کے علاوہ چائے کا سامان بھی رکھ لیا۔ صبح ہی صبح یکے والا گھر پہنچ گیا۔ ہم یکے پر سوار ہو کر بیت نور جا اترے۔ بیت نور میں جنوبی کھڑکیوں کے ساتھ اندر کی طرف پردے لٹکا کر ان میں سامان رکھ دیا۔ ہم نے یہاں پر خوشنما عمارات اور وسیع وکشادہ حوض کے علاوہ ان کے گرد و نواح کے باغیچہ کی خوب سیر کی عجیب روح پرور ماحول تھا مور کی آوازیں مرغ کی اذانیں اور پرندوں کی چہچہاہٹ سنائی دے رہی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔ ہر طرف بادل چھائے ہوئے تھے۔ کبھی کبھی بوندا باندی بھی ہو جاتی تھی۔ جس سے ہم نے سیر کا خوب لطف اٹھایا۔ آخر کار نماز عصر کے بعد یکے پر سوار ہو کر ہم گھر پہنچ گئے۔

برسات کی رت ختم ہوئی۔ موسم سرما کا آغاز تھا۔ ایک دن میری والدہ صاحبہ مجھے گھر سے ساتھ لے کر کنوئیں والے پھاٹک سے نکل کر احمدیہ چوک کے راستہ سے ہو کر حضرت بانیٔ سلسلہ کے فرزند نسبتی اور رفیق خاص حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے دروازہ میں داخل ہوئیں پھر "کتاب گھر" اور "ڈیانٹ سوڈا واٹر فیکٹری" کی چھت پر لے آئیں۔ یہاں میں نے دیکھا کہ بکثرت مستورات سفید برقعے اوڑھے بیٹھی نیچے احمدیہ چوک کی طرف دیکھ رہی ہیں۔ میں اپنی والدہ کے پاس کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ احمدیہ بورڈنگ کی طرف سے ایک ہجوم نعرے لگاتا ہوا ہماری طرف آرہا ہے۔ ان کے درمیان ایک بزرگ سفید پگڑی پہنے ہوئے نمایاں نظر آرہے ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت صاحب ہیں اور لنڈن میں بیت فضل کی بنیاد رکھ کر واپس تشریف لا رہے ہیں۔ حضرت صاحب کی زیارت اور استقبال کا پر لطف منظر قابل دید تھا۔ رنگ برنگی جھنڈیاں اور خوشنما سبز چادروں طرف لٹکے ہوئے تھے آپ پر گلاب کی پنکھڑیاں نچھاور کی جا رہی تھیں۔ کیوڑے دانیوں سے عرق گلاب چھڑکا جا رہا تھا۔ احمدیہ چوک میں پہنچنے کے بعد حضرت صاحب شکرانے کے نفل ادا کرنے بیت مبارک میں حاضر ہوئے۔

لوگوں کے منتشر ہونے پر میں پھاٹک میں جا کر کھڑا ہوگیا۔ میں نے دیکھا کہ حضرت صاحب بیت مبارک کی سیڑھیوں سے نیچے کی طرف تشریف لا رہے ہیں۔ آپکے پیچھے لوگوں نے بھی جمع ہو کر چلنا شروع کر دیا اور جب میں نے اپنے قریب سے گزرتے ہوئے لوگوں کو یہ کہتے سنا کہ حضرت صاحب دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے جا رہے ہیں تو میں بھی آپ کے آگے آگے دوڑنے لگا۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) کے مزار مبارک پر پہنچ گئے۔ حضرت صاحب دروازہ کھول کر اندر تشریف لے گئے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے باقی احباب بھی دعا میں شامل ہو کر اور نہایت گریہ وزاری سے دعائیں کرتے رہے۔ میں بچہ تھا مزار کے دروازہ کی چوکھٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر کھڑا ہو کر حضرت صاحب کے نورانی چہرے کا نظارہ کرتا رہا۔ بالآخر دعا سے فارغ ہو کر آپ گھر تشریف لے آئے۔

میری والدہ کے بیمار ہونے پر والد صاحب علاج کی غرض سے ہم سب کو دہلی لے گئے۔ دہلی میں کافی علاج و معالجہ کے باوجود بالآخر ۱۸؍اکتوبر ۱۹۲۶ء کو والدہ صاحبہ وفات پا گئیں۔ (یقیناً ہم اللہ کے لئے ہیں اور یقیناً اسی کی طرف واپس جانا ہے)

حضرت صاحب (ثانی) کی تحریک پر بیت الفضل لندن کے لئے میری والدہ نے اسی وقت اپنے تمام زیور اتار کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے اور جسم کو زیورات سے آزاد کر کے گھر واپس آ گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی اور ہدیہ اپنی جناب میں قبول فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

اسی طرح پال کے خط رومیوں کے آٹھویں باب کی آیت ۱۴ سے ۷ تک غور کے قابل ہے مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے کے ایک سچے نبی تھے۔ ایک ایسے نبی جو اسرائیل کے لئے مبعوث ہوئے تھے (۹۴-۳)

جانز سٹوارٹ ملز نے لکھا ہے یہ یسوع مسیح ہے نہ کہ خدا جسے عیسائیت نے انسانیت کی تکمیل کے نمونے کے طور پر اپنایا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یسوع مسیح بالکل وہی کچھ ہوں جو انہوں نے اپنے متعلق سمجھا تھا نہ کہ خدا۔ کیونکہ انہوں نے کبھی اس بات کی طرف ذرہ بھر اشارہ نہیں کیا اور یقیناً کہا جا سکتا ہے کہ وہ ایسی بات کو کلمہ کفر سمجھتے تھے انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک پیغام دیا گیا تھا جس کے ذریعے انہوں نے انسانیت کو سچائی اور نیکی کی طرف رہنمائی کرنا تھی۔

ہم پروفیسر پرنڈر کو مبارک باد دینا چاہتے ہیں کہ جس مقصد کے لئے انہوں نے کتاب لکھی تھی۔ اس میں وہ مکمل طور پر کامیاب ہوئے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ وہ لوگ جو قرآن کریم اور بائیبل کے موازنے کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس کتاب کو ضرور پڑھیں۔

کیا آپ کا چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے؟

(ناظم مال۔ وقف جدید)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۰۹۴ میں عمران بشیر ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵۰۱ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ عمران بشیر ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۵۰۱ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ ڈاکٹر بشیر احمد وصیت نمبر ۲۱۹۴۲، گواہ شد نمبر ۲ حامد منصور وصیت نمبر ۲۳۷۸۱

مسل نمبر ۲۸۰۹۵ میں لقمان احمد ولد ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۳/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ لقمان احمد ولد ڈاکٹر بشیر احمد ۵۰۱ اے پیپلز کالونی نمبر ۲ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ ڈاکٹر بشیر احمد وصیت نمبر ۲۱۹۴۲۔ گواہ شد نمبر ۲ حامد منصور وصیت نمبر ۲۳۷۸۱۔

مسل نمبر ۲۸۰۹۶ میں امۃ النصیر زوجہ شیخ حفیظ احمد تنویر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (۱) نقد -/۱۰،۰۰۰ روپے۔ (۲) حق مہر وصول شدہ -/۷۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ النصیر زوجہ شیخ حفیظ احمد P-451 گلی نمبر ۶ محلہ مصطفیٰ آباد کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ شیخ حفیظ احمد تنویر خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری ناصر احمد وصیت نمبر ۱۷۸۲۵۔

مسل نمبر ۲۸۰۹۷ میں ودود احمد نفیس ولد حفیظ احمد صاحب قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کریم نگر فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۷۷ روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں ہی حاصل کی۔ آپ نے مولوی فاضل کے علاوہ شاہد اور بی اے کی ڈگری بھی حاصل کی۔ بطور ایک واقف زندگی کارکن آپ کی ابتدائی تقرری ۳۰؍اپریل ۱۹۶۰ء کو وکالت تبشیر تحریک جدید میں ہوئی۔ ۱۹۶۲ء میں آپ کو نائب افسر امانت مقرر کیا گیا۔ اور اس سے اگلے سال ۳۰؍اپریل ۱۹۶۳ء کو آپ افسر امانت تحریک جدید مقرر ہوئے۔ اس عہدے پر آپ نے ۱۲ سال کام کیا اور مئی ۱۹۷۵ء میں آپ نائب وکیل المال کے عہدے پر تعینات ہوئے تادم وفات آپ کا تقرر اسی عہدے پر تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک بیوہ کے علاوہ تین صاحبزادے مکرم مرزا فہیم احمد مکرم مرزا شمیم احمد اور مکرم مرزا عبدالکریم احمد اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے محترم صاحبزادہ صاحب کے درجات بلند کرے اور اپنے قرب سے نوازتا چلا جائے۔

حل شدہ پرچہ جات جلد بھجوائیں

○ تمام ناظمین اطفال مجالس و اضلاع سے گزارش ہے کہ سالانہ مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں تاکہ رزلٹ بروقت تیار ہو سکے۔

(سیکرٹری تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم عبدالستار طاہر صاحب ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ قریباً ۲ ماہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں

○ مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال صدر محلہ دارالعلوم جنوبی عرصہ ۵ ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ افاقہ نہیں ہو رہا۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ ودود احمد نفیس معلم وقف جدید P-451 گلی نمبر ۶ محلہ کریم نگر سرگودھا روڈ فیصل آباد۔ گواہ شد نمبر ۱ رانا فیض احمد خان وصیت نمبر ۲۷۰۰۶۔ گواہ شد نمبر ۲ چوہدری ناصر احمد وصیت نمبر ۱۷۸۲۵۔

ملکی خبریں

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس جاوید اقبال نے کہا ہے کہ توہین رسالت کے قانون کا نفاذ پاکستانی قوم کی اہانت ہے کیونکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا لیکن یہ قانون نافذ کر کے یہ تاثر دیا گیا ہے کہ پاکستان میں ایسا ہو سکتا ہے۔

○ ملک کے مختلف شہروں میں پی ڈی اے کے لیڈروں نے حکومت کی پالیسیوں کے خلاف بھوک ہڑتال کی۔ اسلام آباد، لاہور، کراچی کوئٹہ اور پشاور کے علاوہ چھوٹے شہروں اور قصبات میں بھی ہزاروں افراد نے بھوک ہڑتال میں حصہ لیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری بھوک ہڑتال سے حکومت ہل کر رہ گئی ہے انہوں نے اس الزام کی تردید کی کہ یہ بھوک ہڑتال جنرل اسلم بیگ نے کروائی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ افغان مجاہدین نے روسی سرحد کے قریب واقع تمام علاقوں پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کیا ہے۔ بلندی کی وجہ سے ان اضلاع کو دنیا کی چھت کہا جاتا ہے۔

○ برطانوی اخبار انڈی پنڈنٹ نے بتایا ہے کہ کیمیائی ہتھیار بنانے کے لئے عراق کو مواد مغربی ممالک نے فراہم کیا تھا۔ برطانیہ نے اعصابی گیس اور مسٹرڈ گیس کی تیاری کے لئے عراق کو کیمیاوی مواد برآمد کیا۔

○ ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر مہدی کروبی نے مشرق وسطیٰ کے بارے میں امریکی منصوبے کے تحت امن کانفرنس کے انعقاد کو امریکہ کی چال قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کی قسمت کا اختیار غیر مسلموں کے ہاتھ میں نہ دیا جائے۔

ضرورت برائے ملازمین

وارنیر کیمیکل کمپنی رجسٹرڈ پاکستان فیصل آباد کو درج ذیل کوائف کے حامل ملازمین کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات اپنی درخواستیں امیر صاحب ضلع یا صدر حلقہ کی تصدیق سے مؤرخہ ۱۲۔ اگست ۱۹۹۱ء تک روانہ کریں اور انٹرویو کے لئے مؤرخہ ۱۳۔ اگست ۱۹۹۱ء کو صبح سات بجے سے گیارہ بجے تک رہائش گاہ پر تشریف لائیں۔

درخواست یا انٹرویو کے سلسلہ میں آنے کیلئے کسی قسم کا خرچ وغیرہ نہیں دیا جائے گا۔

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد	کوائف
۱	چوکیدار	۱	ریٹائرڈ فوجی اور اسلحہ کا لائسنس رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
۲	ڈرائیور	۲	کم از کم ایل۔ ٹی۔ وی لائسنس۔
۳	سیلز مین	۲	کم از کم تعلیم میٹرک۔ ادویات کی سیل کا دو سالہ تجربہ
۴	مینجر برائے مارکیٹنگ	۱	تعلیم بی۔ اے یا اس کے برابر کسی بھی فرم میں بطور مینجر سیل کا دو سالہ تجربہ۔ وسیع تجربہ رکھنے کی صورت میں تعلیمی معیار کم بھی کیا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈائریکٹر

میاں ناصر احمد ناصر

۱/۲۱۔ دار العلوم غربی الف حلقہ بیت الصادق ربوہ ضلع جھنگ

ہومیو پیتھی // فضل الٰہی کا نزول

علاج کیلئے لکھیں / ملیں

ڈاکٹر خلیل احمد قریشی

۱۰/۱۰۰ FS ملیر کراچی ۔ ۳۷

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعہ کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔

شریف احمد بھٹی

پراپرٹی سنٹر

ریلوے روڈ رحمت بازار ۔ ربوہ

فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ

"جرمن ہومیو علاج"

بے اولاد۔ نرینہ اولاد سے محروم حضرات کیلئے

تحفہ

جدید دور کا جدید ترین علاج۔ جرمنی کی سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین ہے۔ ضرور آزمائیں۔

اوقات:۔ بعد نماز عصر تا نماز عشاء تعطیل: اتوار

عزیز ہومیو پیتھک سٹور

یونیورسٹی روڈ ۔ رحمان کالونی

ربوہ: فون ۴۱۴